استفتاء

پروفیسر مقبول احمد صاحب قاضی

سوال :- ہمارے محلہ میں ایک مولوی صاحب ہیں دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ سائل عموماً اسی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اور چونکہ میں اہلحدیث ہوں اس لیے نماز میں باقاعدہ رفع الیدین کرتا ہوں۔ بعض اوقات مولوی صاحب مذکور سے اس مسئلہ پر بحث بھی ہو جاتی ہے۔ میں چونکہ ان کے مقابلہ میں کم علم ہوں اس لیے ان کے دلائل کا جواب نہیں دے سکتا۔ چند دن ہوئے انہوں نے فرمایا کہ رفع الیدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں کی تھی لیکن بعد میں اسے ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف آغاز نماز میں رفع الیدین کی اور پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کی۔ مہربانی فرما کر ہمیں بتایا جائے کہ کیا ایسی کوئی حدیث ہے یا کہ نہیں اور اگر ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے اور ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ رفع الیدین منسوخ ہوئی ہے یا کہ نہیں!

بینوا توجروا :- (سائل فقیر محمد وحدت کالونی لاہور)

جواب :- سوال میں دو باتیں دریافت کی گئی ہیں کیا رفع الیدین منسوخ ہے یا کہ نہیں! اور دوسری بات ایک مخصوص حدیث کے متعلق پوچھی گئی ہے جس میں دیوبندی مولوی صاحب کے بقول اس بات کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی اور اس کے بعد رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت نہیں کی۔ ان دو باتوں کا جواب ترتیب وار یہ ہے

۱ - یہ بات بالکل غلط اور احادیث صحیحہ کے منافی ہے کہ نماز میں رکوع کرتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین منسوخ ہو چکی ہے۔ اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس احادیث اور روایات عمل صحابہ اور ائمہ کرام کے فتاویٰ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان مواقع پر رفع الیدین کرنا سنت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة رفع يديه حتى يكونا بحذو منكبيه ثم يكبر -
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اوپر اُٹھاتے -

فاذا اراد ان يركع رفعهما مثل ذالك واذا رفع راسه من الركوع رفعهما كذالك ايضا (بخاری مسلم)
اور رکوع جاتے تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اوپر اٹھاتے -

بخاری میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں -
ولا يفعل ذالك حين يسجد ولا حين يرفع راسه من السجود -
وہ سجدہ جاتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے -
صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں -
(الف) ولا يفعله حين يرفع راسه من السجود -
(ب) ولا يرفعهما بين السجدتين -
سجدہ سے سر اوپر اٹھاتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی ایسا نہیں کرتے تھے -

ان تمام احادیث سے جو کہ بخاری اور مسلم کی ہیں اور جن کی صحت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے یہ معلوم ہوا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت باقاعدہ رفع الیدین کیا کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے اُٹھتے وقت رفع الیدین نہیں فرمایا کرتے تھے - اور اس عمل کے تاحیات کرنے پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ نے وفات تک اس پر عمل کیا - بیہقی میں روایت ہے -
فما زالت تلك صلوته حتى لقى الله -
اس حدیث سے متعلق ابن المدینی فرماتے ہیں کہ :-
هذا الحديث عندي حجة على الخلق كل من سمعه فعليه ان يعمل به لانه ليس في اسناده شئ - (نيل الاوطار)
ہر مسلمان جس تک یہ حدیث پہنچے اس کے لیے لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ

اس کی سند میں کوئی نقص نہیں۔

اسی طرح آپ کی وفات کے بعد بلا استثناء تمام صحابہ کرام ان مواقع پر رفع الیدین کرتے رہے امام بخاری جزء رفع الیدین میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حمید بن ہلال سے بیان کرتے ہیں کہ تمام صحابہ تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فعل کو ترک کر دیا ہو اور تمام صحابہ کرام جن میں خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ انہیں اس کی خبر تک نہ ہوئی ہو۔ اور آج بعض لوگوں پر اس کی منسوخی کا انکشاف ہوا ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کی موجودگی میں لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ کی تعلیم دی اور آپ نے اس میں ان تینوں مواقع پر رفع الیدین کی چنانچہ ان سب صحابہ نے بیک زبان ہوکر اس بات کی تصدیق کی اور کہا۔ صدقت ھکذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم نے سچ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کا ہے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی جیسا کہ بخاری۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ مسلم وغیرہ میں مذکور ہے۔ نماز میں رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کی ان دلائل اور شواہد کی موجودگی میں یہ بات کہنا کہ رفع الیدین منسوخ ہو چکی ہے محض ہٹ دھرمی اور تعصب ہے۔ اور اس کی بناء وہ اندھی تقلید ہے جس نے بعض لوگوں کے فکر و نظر پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اور وہ ہر قیمت پر اپنے امام کی بات کو برحق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

دوسری رہی وہ حدیث جو کہ محترم دیوبندی مولوی صاحب نے پیش کی ہے تو اس سلسلہ میں پہلی قابلِ غور بات تو یہ ہے کہ ایک مقلد کو اپنے مسلک کی دلیل میں صرف اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اختیار ہے۔ اسے یہ حق ہی نہیں کہ وہ اپنے استدلال میں کوئی آیت یا حدیث پیش کرے، تاہم موصوف نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ ابوداؤد اور دارقطنی میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ مروی ہے۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لم یعد ـ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھائے اس کے بعد پھر اس کا اعادہ نہیں کیا۔

خط کشیدہ الفاظ جن سے دیوبندی مولوی صاحب نے استدلال فرمایا ہے حدیث کے الفاظ ہی نہیں ہیں اور حضرت براء بن عازبؓ نے یہ الفاظ قطعاً کہے نہیں - بلکہ ان الفاظ کا حدیث میں اضافہ بعض کوفی احناف کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے - اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنے مسلک کی تائید و حمایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بزرگ صحابی پر بلا واسطہ اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بالواسطہ طور پر بہتان طرازی سے بھی گریز نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ روایت کے مرکزی راوی حضرت سفیان ہیں - انہوں نے یہ روایت زید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ، سے جب مکہ میں سنی تو اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں تھے - مگر جب سفیانؓ نے یہ ہی حدیث یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ سے دوبارہ کوفہ میں سنی تو اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہو چکا تھا۔

یزید ابی زیاد جب کوفہ میں آئے اور وہاں انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو اس وقت دبوڑھا ہو چکا تھا۔ اس کا حافظہ خراب ہو چکا تھا اور اس کی یادداشت اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ اس صورتِ حال سے بعض کوفی احناف نے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب یزید بن ابی زیاد یہ حدیث سناتے تو وہ پاس سے ثم لا یعود کے الفاظ کہہ دیتے جنہیں سن کر یزید بن ابی زیاد بھی ان الفاظ کو ادا کر دیتے - حدیث میں اس دھوکہ دہی کی واردات کو "تلقین" کہتے ہیں - لہٰذا "ثم لم یعد" کے الفاظ تلقین شدہ ہیں - جو کہ اصل روایت میں نہیں ہیں - اصولِ حدیث کی مشہور و معروف کتاب "الکفایہ فی علم الروایۃ" میں باب ہے -

باب رد حدیث من عرف بقبول التلقین -

اس راوی کی حدیث مسترد کر دینے کے بیان میں جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ تلقین قبول کرتا ہے اور اس باب کے تحت بطورِ مثال اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے -

... ثنا سفیان قال ثنا یزید بن ابی زیاد بمکۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح الصلوۃ فرفع یدیہ قال سفیان فلما قدمت الکوفۃ سمعتہ یحدث بہ فیقول فیہ ثم لا یعود فظننت انہم لقنوہ وقال لی اصحابنا ان حفظہ قد تغیر وقالوا قد ساء -

سفیان فرماتے ہیں مجھے یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ نے مکہ میں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت براء بن عازب سے روایت بیان کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ سفیان کہتے ہیں جب میں کوفہ میں آیا تو پھر یزید کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور اب اس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ آپ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوفیوں نے اس کو

بذریعہ تلقین اس میں شامل کر دیا ہے۔ اور میرے رفقاء نے بتایا کہ اس کا یزید بن ابی زیاد؛ حافظہ متغیر ہو چکا ہے یا خراب ہو چکا ہے۔

اسی روایت کا تذکرہ ابو یوسف یعقوب بن سفیان بسوی نے کتاب المعرفۃ والتاریخ کی جلد ۲ صفحہ ۱۱ میں رفع یدیہ تک حدیث ذکر کرنے کے بعد سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے۔

ثم قدمت الکوفۃ فلقیتہ بھا فسمعتہ یحدثہ فزاد فیہ ثم لا یعود فظننت انھم لقنوہ وکان بمکۃ یومئذ احفظ منہ حین رأیتہ بالکوفۃ اذ حفظہ قد ساء او قال قد تغیر۔

پھر میں کوفہ آیا اور اس کو ملا میں نے سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ کوفیوں کی تلقین ہے میں جب اسے مکہ میں ملا تو اس کا حافظہ کوفہ کی نسبت بہت اچھا تھا۔ مگر یہاں کوفہ میں اس کا حافظہ خراب یا متغیر ہو چکا تھا۔

بذریعہ تلقین یزید بن ابی زیاد کا ہے۔ جو مسترد ہے اور قابلِ قبول نہیں۔ امام شوکانی نیل الاوطار میں فرماتے ہیں۔

اتفق الحفاظ ان قولہ ثم لم یعد مدرج فی الخبر من قول یزید بن ابی زیاد وقد رواہ بدون ذالک شعبۃ والثوری و خالد الطحان و زھیر وغیرھم من الحفاظ۔

تمام حفاظ کا اس پر اتفاق ہے کہ اس یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ کے الفاظ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ایسے نہیں کیا حدیث میں مدرج ہیں۔ کیونکہ ان الفاظ اس روایت کو شعبہ، ثوری، خالد الطحان، زہیر اور دیگر بہت سے حفاظ نے بیان کیا ہے۔

امام بخاری، امام احمد، امام یحیٰی، امام دارمی، امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہم نے اس کی تضعیف کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ھذا حدیث واہ (نیل الاوطار)

لہٰذا معلوم ہوا کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات اس پر عمل کیا۔ صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا۔ معروف آئمہ کرام نے اس پر عمل کیا۔ لہٰذا یہ منسوخ نہیں اور یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ کی، ثم لا یعود یا ثم لم یعد والی روایت واہی ہونے کی بناء پر قابلِ استدلال نہیں اور عدم رفع الیدین کا اس سے اثبات نہیں ہوتا۔